مولوی محمد علی لاہوری، بانی لاہوری مرزائی گروپ

اوراس کے پیروکاروں کے کفر کی وجوہ

مولانا مشتاق چنیوٹی

تعارف

مولوی محمد علی لاہوری موضع مرار، ریاست کپورتھلہ میں دسمبر ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوا۔ ۱۸۹۰ء میں میٹرک ۱۸۹۴ء میں بی اے کیا اور ۱۸۹۶ء میں انگلش کی ماسٹر ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد ایل ایل بی کی تعلیم بھی مکمل کی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام پڑھ کر گمراہی کا شکار ہوا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود تسلیم کر لیا تاہم مرزا قادیانی کی بیعت ۱۸۹۷ء میں کی۔ وکالت کی تعلیم حاصل کرنے کے دوران موصوف نے مرزا قادیانی کا قرب حاصل کیا اور خط کتابت کرتا رہا۔ اس دور کے سات خطوط مولوی محمد علی کی سوانح ''مجاہد کبیر مؤلفہ ممتاز احمد فاروقی (لاہوری مرزائی) میں شامل ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریک پر مولوی محمد علی نے وکالت چھوڑ کر قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی اور قادیانی اخبار ریویو آف ریلیجنز کی ادارت سنبھال لی۔ مرزا قادیانی نے خوش ہو کر اپنے ذاتی کی تیسری منزل پر اسے رہائش دی اور وہ اس کے خورو نوش ودیگر ضروریات کا ذاتی طور پر خیال رکھتا تھا۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ محمد علی لاہوری صرف دنیوی تعلیم کا حامل تھا دینی تعلیم اس نے مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی حکیم نورالدین سے حاصل کی۔ وہ اپنی تفسیر بیان القرآن کے دیباچہ میں لکھتا ہے:

''میری زندگی میں جس شخص نے قرآن کریم کی محبت اور خدمت قرآن کا شوق پیدا کیا وہ اس صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے بعد فہم قرآن میں جس شخص نے مجھے اس راہ میں پر ڈالا وہ استاذی المکرّم حضرت مولوی نور الدین صاحب مرحوم ہیں۔ اگر کسی شخص کو میری اس ناچیز خدمت سے کچھ فائدہ پہنچے تو وہ جہاں میرے لیے دعا کرے ان بزرگوں کے لیے بھی دعا کرے۔'' (تفسیر بیان القرآن، جلد اوّل، صفحہ ب)

مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین سے اس استفادہ کی وجہ سے محمد علی لاہوری نے کیا گل کھلائے اس پر چند صفحات کے بعد بات ہوگی۔

مرزا قادیانی کا خراجِ تحسین

مولوی محمد علی لاہوری کی ان ارتدادی کوششوں سے متاثر ہو کر مرزا قادیانی نے اس کے رشتہ کے لیے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا:

''ہماری جماعت میں اوّل درجہ کے مخلص دوستوں میں سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں،

جنھوں نے علاوہ اپنی لیاقتوں کے ابھی وکالت میں بھی امتحان پاس کیا ہے اور بہت سا اپنا حرج اٹھا کر چند ماہ سے ایک دینی کام کے انجام کے لیے یعنی بعض میری تالیفات کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لیے میرے پاس قادیان میں مقیم ہیں...... میں نے ان کو دینداری اور شرافت کے ہر پہلو میں بھی نہایت عمدہ انسان پایا ہے غریب طبع با حیا نیک اندرون، پرہیز گار آدمی ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ ۳۰۲۔ اشتہار ۹ راگست، ۱۸۹۹ء)

ایک اور موقع پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

''اور مجھے اس سے بہت خوشی ہے کہ ایک اور جوان صالح خدا کے فضل کو پا کر ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے یعنی حبّی فی اللہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے لیڈر ہیں، میں ان کے آثار بہت عمدہ پاتا ہوں اور وہ ایک مدت سے دنیاوی کاربار کا حرج کر کے خدمت دین کے لیے قادیان میں مقیم ہیں۔ اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب سے حقائق و معارف قرآن شریف سن رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میری فراست اس بات میں خطا نہیں کرے گی کہ جوان موصوف خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرے گا...... الیٰ آخرہٖ۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ ۳۰۹۔ اشتہار ۴ راکتوبر ۱۸۹۹ء)

محمد علی لاہوری کا سوانح نگار لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے محمد علی لاہوری سے درج ذیل توقعات وابستہ کیں۔

(۱) ایک انگریزی اخبار کی ادارت (۲) دین اسلام کی تعلیمات پر ایک کتاب، جس کے تین حصے ہوں، (۱) اللہ تعالیٰ کے حقوق (۲) اپنے نفس کے حقوق (۳) بنی نوع انسان کے حقوق۔ اور اس کتاب میں ان تینوں امور کو تفصیل سے تحریر کیا جائے۔

(۳) انگریزی میں قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھی جائے۔ (مجاہد کبیر، صفحہ ۴۷۔ ۴۸)

چنانچہ محمد علی لاہور نے یہ تینوں کام کیے۔

(۱) ایک عرصہ تک انگریزی اخبار کی ادارت سنبھالے رکھی

(۲) اسلامی تعلیمات کے حوالے سے انگریزی میں (The religion of Islam) تحریر کی۔ (مجاہد کبیر، صفحہ ۱۲۹)

اس کتاب کا عربی ترجمہ ''الدین الاسلامی کے نام سے ہمارے پیش نظر ہے۔

(۳) انگریزی میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر تحریر کی۔ (اور قدرے تفصیل کے ساتھ اردو تفسیر بھی شائع کی جو کہ دو اور تین جلدوں میں دستیاب ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری کی قلابازی

مولوی محمد علی لاہوری ۱۹۱۴ء سے پہلے مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرتا تھا۔ اس کی زیر ادارت چھپنے والے اخبار (The revue of religions) اور دیگر قادیانی اخبارات میں اس کی بیسیوں تحریرات موجود ہیں۔ مشتے از خروارے کے طور پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انھیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔'' (ریویو آف ریلیجنز، جلد ۳، نمبر ۱۱۔ صفحہ ۴۱۱)

(۲)　''جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اسی پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور اس زمرہ میں ہیں جن کو انبیاء ورسل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔(ریویو آف ریلیجنز، صفحہ ۲۵۲۔ بحوالہ علمی محاسبہ ۸۱۳)

۱۹۱۴ء میں مولوی نورالدین کا انتقال ہوا تو مولوی محمد علی خلافت کا امیدوار تھا اور وہ بجا طور پر اس کا استحقاق رکھتا تھا، اس لیے کہ مرزا قادیانی کے اس وقت زندہ مریدوں میں سے اس جیسا کوئی قابل اور سینئر شخص موجود نہ تھا لیکن اس کے مقابلہ میں چونکہ مرزا بشیر الدین محمود تھا۔ چونکہ ہمیشہ سے یہ ہوتا رہا ہے کہ صاحبزادوں کے مقابلہ میں دیگر اہل افراد نااہل قرار پاتے ہیں اور ناکامیاں ان کا مقدر ٹھہرتی ہیں، اس تاریخی حقیقت کے مطابق محمد علی لاہوری قادیانی جماعت کی سربراہی حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا اور کامیابی کا ( ) مرزا محمود کے سر پہ جا بیٹھا اور وہ خلیفہ بن گیا۔ تب محمد علی لاہوری نے الگ جماعت بنائی اور لاہور کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز قرار دیا۔ اپنی الگ دکان چلانے اور کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے اس نے اپنے سابقہ عقائد سے انحراف کیا اور ترمیم شدہ نئے عقائد کا اعلان کیا۔

☆　پہلے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتا تھا اب یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ محدث اور مجدّد تھا۔

☆　پہلے وہ مانتا تھا کہ مرزا قادیانی کا جانشین منتخب سربراہ ہوگا۔ اب اس میں تبدیلی کر لی اور کہا کہ مرزا قادیانی کی جانشین صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ فرد واحد جانشین نہ ہوگا۔

☆　پہلے وہ مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتا اور لکھتا تھا لیکن بعد میں جب مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کر دیا تو لامحالہ مرزا کے منکرین ومخالفین کو مسلمان تسلیم کرنا پڑا۔

محمد علی لاہوری کی خوش قسمتی یہ تھی کہ ان تبدیل کردہ عقائد کے لیے بھی اسے مرزا قادیانی کی عبارتا بطور تائید دستیاب ہو گئیں اس لیے کہ مرزا قادیانی کی تحریرات میں بے پناہ تضاد ہے۔ مثلاً

(۱)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی مانتا ہے اور ان کا کوئی باپ ہونے سے انکار بھی کرتا ہے۔

(۲)　رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی اہمیت بھی نہیں مانتا اور اس عقیدہ کے حامل افراد کو مشرک بھی قرار دیتا ہے۔

(۳)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا سچا نبی بھی مانتا ہے اور ان پر شراب نوشی وغیرہ کے الزامات بھی لگاتا ہے۔

(۴)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے والوں کو کافر کہتا ہے اور خود ان کی توہین کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔

(۵)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا اقرار بھی کرتا ہے اور انکار بھی کیا ہے۔

(۶)　کہتا ہے کہ لفظ توفی کا معنی صرف اور صرف موت ہے پھر خود ہی اس کے معنی موت کے علاوہ کرتا ہے۔

(۷)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آل واولاد کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی۔

(۸)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کبھی گلیل میں اور کبھی سری نگر میں تجویز کرتا ہے۔

(۹)　مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کا منکر بھی ہے اور مدعی بھی۔

(۱۰)　وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''لانبی بعدی'' کو صحیح قرار دیتا ہے اور تاویلیں کر کے اپنی نبوت کا اعلان بھی کرتا ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی متضاد عبارات سے محمد علی لاہوری نے بہت فائدہ اٹھایا۔ اس کی محنت و کوشش سے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی ایک مختصر جماعت گمراہ ہو کر اس کے ساتھ ہوگئی۔ یہ جماعت انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے نام سے پاکستان، انڈیا، یورپ، امریکہ اور عرب ممالک (بالخصوص مصر) میں کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کی ویب سائٹ WWW.AAIIL.COM کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو مولوی محمد علی لاہوری اور اس کی جماعت کی حقیقت واضح ہوسکتی ہے۔ صرف دیدۂ بینا شرط ہے۔

ان تضادات کے حوالے سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ محمد علی لاہوری کی تجویز پر لاہوری و قادیانی کے درمیان ایک تحریری مناظرہ مذکورہ اختلافات پر ۱۹۳۷ء میں بمقام راولپنڈی منعقد ہوا۔ جس میں ہر فریق نے اپنے مؤقف کی تائید میں مرزا قادیانی کی تحریریں پیش کیں بعد میں یہ تحریریں مباحثہ راولپنڈی کے نام سے شائع ہوئیں چنانچہ یہ کتاب فریقین کے مؤقف اور مرزا قادیانی کی دورخی عبارتیں معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

یہ بات بھی معلوم ہونی چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کی ثابت کرنے کے لیے اس کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے حقیقت النبوۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں اس نے بطور تائید مرزا قادیانی کی بیسیوں عبارات تحریر کیں۔

مولوی محمد علی نے النبوۃ فی الاسلام کے نام سے کتاب لکھی جس میں اس نے مرزا قادیانی کی دعوی نبوت والی عبارات کی تاویلیں کیں۔ مزید برآں یہ کہ انکار نبوت پر مبنی بیسیوں عبارات اپنی تائید میں پیش کیں۔ فریقین میں سے ہر ایک نے دوسرے کو مرزا قادیانی کی تعلیمات سے منحرف قرار دیا۔ یہ تمام حقائق دونوں گروہوں کے جھوٹا ہونے کا واضح ثبوت ہیں، محمد علی لاہوری کا انتقال ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو کراچی میں ہوا اور قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن کیا گیا۔

لاہوری گروپ کا دجل

لاہوری گروپ یہ کہتا ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں لہٰذا ہمیں مسلمان سمجھا جائے اور وہ اپنے مسلمان ہونے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔

الجواب بعون الملک الوہاب

لاہوری گروپ کا یہ عذر کئی وجوہ سے باطل ہے۔

پہلی وجہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بے شمار تحریروں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے مثلاً

(الف) یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ (حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۴۰۶)

(ب) میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔ (حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ۱۵۴)

(ج) اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسب بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا

کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن، جلد۱۱، ص۶۲)

(د)　خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ (اربعین مندرجہ روحانی خزائن، جلد۷، ص۴۲۶)

(ر)　ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (ملفوظات، جلد۵، ص۴۴۷، طبع جدید)

(س)　یٰسٓ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْن. اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔ (حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد۲۲، ص۱۱۰)

(ش)　قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعاً. اور کہہ دو کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (مرزا قادیانی کی وحی مجموعہ ''تذکرہ'' ص۲۹۲، طبع چہارم)

اگر یہ عبارات دعوی نبوت کے اعلان پر مشتمل نہیں تو لاہوری گروپ بتائے کہ دعویٰ نبوت کی تعریف کیا ہے؟ لاہوری گروپ کو چاہیے تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو اس کے دعویٰ نبوت ورسالت کی وجہ سے کافر سمجھتا اور اس کی پیروی چھوڑ دیتا مگر وہ اس مدعی نبوت پر لعنت بھیجنے کی بجائے اس میں تاویلیں کرتا ہے اور بدستور اسے اپنا مذہبی رہنما ماننے پر مُصر ہے۔

<u>دوسری وجہ</u>

قادیانی گروپ کی طرح لاہوری گروپ بھی مرزا قادیانی کو مسیح موعود اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مانتا ہے جیسا کہ ''مجاہد کبیر'' کے صفحات ۲۴، ۲۵ سے عیاں ہے نیز لاہوری گروپ کے تمام لٹریچر میں مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' تحریر کیا گیا ہے۔ نیز ''مجاہد کبیر'' میں تقریباً ہر صفحہ پر متعدد بار مرزا قادیانی کے لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اصلی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا ہر گروہ کے نزدیک مسلّم ہے۔ تاہم ان کی نبوت کا زمانہ گزر چکا ہے اور نزول کے بعد وہ اپنی نبوت کی طرف لوگوں کو نہیں بلائیں گے بلکہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کریں گے۔ مرزا قادیانی بھی کہتا ہے ''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے'' (تتمہ حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد۲۲، ص۵۰۳)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود ماننا اس کی نبوت کا اقرار کرنا ہے تو پھر لاہوری گروپ کا یہ کہنا کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے کہاں کا انصاف ہے؟ یہ مسلمان کو گمراہ کرنے کا ایک حیلہ اور گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟

<u>لاہوری گروپ کے کافر ہونے کی وجوہ</u>

پہلی وجہ: مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا انکار نہ کرنا:

لاہوری گروپ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا انکار نہیں کرتا بلکہ اس کی تاویلیں کرتا ہے۔ حالانکہ ایمان دار ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کفر سے نفرت کی جائے، اظہارِ براءت کیا جائے جیسا کہ تمام انبیاء کرام نے کیا، سورۃ کافرون جیسی مختصر سورۃ میں بھی یہ مضمون موجود ہے۔ لاہوری گروپ نے مرزا قادیانی کے درج ذیل کفریات سے براءت اور نفرت کا کبھی اظہار نہیں کیا۔

(الف)　ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (ملفوظات، جلد پنجم، ص۴۴۷، طبع جدید)

(ب)　محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم، اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور

رسول بھی۔(ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ روحانی خزائن، جلد۱۸، ص۲۰۷)

(س)　مجھے اپنی وحی پہ ہی ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر (اربعین۴، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۵، ص۴۵۴)

(ش)　خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔(چشمہ معرفت در روحانی خزائن، جلد۲۳، ص۳۳۲)

(ص)　خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔(تتمہ حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد۲۲، ص۵۷۵)

(ض)　اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں میں معرفت میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، میں آدم ہوں نیز احمد مختار ہوں میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔ خدا نے ہر نبی کو کمالات ومعجزات کا جو جام دیا ہے وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔ میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔ مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔(فارسی اشعار کا ترجمہ، نزول المسیح مندرجہ روحانی خزائن، جلد۱۸، ص۴۷۷، ۴۷۸)

مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کا تاویل کرتے ہوئے لکھا ہے: ''درحقیقت محدث اپنے وجود میں امتی کے کمالات کے ساتھ کمالات نبوت کو بھی ایک حد تک جمع کر لیتا ہے مگر وہ چونکہ کامل طور پر امتی ہوتا ہے اور نبوت نہیں پاتا بلکہ نبوت کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے اس لیے اس کی نبوت جزئی یا ناقصہ کہلاتی ہے'' (النبوت فی الاسلام، ص۱۱۸)

ہاں انہی محدثین میں سے بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص مصلحت سے اصلاح خلق کے کام کے لیے چن لیتا ہے اور اس امت کے لیے یہ اس کا وعدہ ہے...... یہ مجددین ایک گونہ رسالت کا منصب رکھتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے حکم سے مبعوث ہوتے ہیں مگر ان کا منصب گو نبوت اور رسالت سے اشد درجہ کی مشابہت رکھتا ہے مگر اس کو نبوت اور رسالت نہیں کہہ سکتے (النبوۃ فی الاسلام، ص۱۳۷) مذکورہ اقوال سے اس کو دورنگی واضح ہے کہ ایک طرف کہتا ہے محدث نبی ہوتا ہے اور مرزا قادیانی محدث تھا یہ بالواسطہ اعتراف ہے کہ مرزا قادیانی نبی تھا، دوسری طرف کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں...... یہ عجب تضاد ہے۔

دوسری وجہ: رفع ونزول عیسیٰؑ کا انکار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر امّت محمدیہ کا اجماع ہے، تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہیں دی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعہ ان کو جسد عنصری سمیت زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور وہ قرب قیامت میں دوبارہ زمین پر نازل ہوں گے۔ سلف صالحین کی چند عبارات اس ضمن میں پیش خدمت ہیں۔

(۱)　امارفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علیٰ رفعہ ببدنہ حیاً وانما اختلفوا مات قبل ان یرفع اونام (تلخیص الحبیر، ص۳۱۹)

ترجمہ:　تمام محدثین ومفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے، اختلاف صرف اس بارے میں ہے بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے، اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے کچھ دیر کے لیے موت طاری ہوئی یا حالت نوم میں اٹھائے گئے۔

(۲)　واجتمعت الامۃ علیٰ ان اللہ عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء (کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ، ص۴۶، از ابوالحسن الاشعری)

ترجمہ:　اور امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے پر متفق ہے۔

(۴)　اما الاجماع فقد اجتمعت الامۃ علیٰ نزولہ ولم یخالف فیہ احد من اہل الشریعۃ وانما انکر ذالک الفلاسفۃ والملاحدۃ ممن لا یعتد بخلافہ وقد انعقد اجماع الامۃ علیٰ انہ ینزل ویحکم بہذہ الشریعۃ المحمدیہ ولیس ینزل بشریعۃ مستقلۃ عند نزولہ من السماء وان کانت النبوۃ قائمۃ بہ ھو متصف بہا (شرح عقیدۃ السفارینی، جلد دوم، ص۹۰)

ترجمہ:　اور رہا اجماع سو تمام امت محمدیہ کا اجماع ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور اہل اسلام میں سے کوئی اس کا مخالف نہیں صرف فلاسفہ اور ملحد وبے دین لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کا اختلاف قابل اعتبار نہیں اور تمام امت کا اجماع اس پر ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق حکم کریں گے مستقل شریعت لے کر آسمان سے نازل نہ ہوں گے اگر چہ وصف نبوت ان کے ساتھ قائم ہوسکا۔

ان تمام حقائق کے برعکس مولوی محمد علی مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام پڑھ کر حضرت عیسیٰؑ کے رفع ونزول کا منکر ہوگیا اور مرزا قادیانی کو مسیح موعود ماننے لگا۔

مولوی محمد علی لاہوری آل عمران آیت ۵۵ کے تحت خلاصہ کلام کے طور پر لکھتا ہے قرآن کریم کی بہت سی آیات میں جن سے حضرت مسیح کا وفات یافتہ ہونا ثابت ہوتا ہے (بیان القرآن، جلد اوّل، ص۲۲۶۔ طبع پنجم جنوری ۲۰۱۰ء)

واضح رہے کہ محمد علی لاہوری نے اس عقیدہ پر ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے جس کا نیا نام ''وفات مسیح'' ہے اور پرانا نام ''عیسویت کا آخری سہارا'' ہے فروری ۱۹۴۷ء میں جو ایڈیشن شائع ہوا تھا وہ ہمارے سامنے ہے اور ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزل کا عقیدہ قرآن مجید کے علاوہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور اس عقیدہ کے متواتر ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے۔

محدث جلیل علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس سلسلہ میں ۱۰۱، احادیث کو ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے جس کا نام ہے'' التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ''اس کی تعلیقات شیخ ابوفتاح ابوغدہ مرحوم نے لکھی ہیں یہ کتاب ہندوستان، پاکستان، بیروت وغیرہ سے بارہا شائع ہوچکی ہے نیز اسی سلسلہ کی ایک مبارک کڑی مصر کے ممتاز محدث علامہ زاہد الکوثری کی کتاب ''العبرۃ الناظرۃ فی نزول عیسیٰ علیہ السلام قبل الآخرۃ'' ہے۔ اس کتاب میں شیخ کوثری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول قرآن واحادیث سے ثابت کیا ہے اور متعلقہ شبہات کا شافی جواب تحریر کیا ہے۔

آمدم برسر مطلب! رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ متواتر احادیث سے ثابت ہے اجماع امت بھی اس کا مؤید ہے اور تواتر کا انکار کفر ہے۔ (فتاویٰ شامی، جلد۴، ص۲۲۳، مطبوعہ کراچی)

تیسری وجہ: انبیاء کرام کے معجزات کا انکار

محمد علی لاہوری اپنے پیشرووں حکیم نور الدین اور مرزا قادیانی کی طرح انبیاء کرام کے قرآن مجید میں مذکور معجزات کا نہ صرف منکر ہے بلکہ ان کی تاویلیں بھی کرتا ہے۔ مثلاً

(۱)　　رفعنا فوقکم الطّور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

رفعنا فوقکم الطّور کے معنی یہ نہیں کہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے اٹھا کر اونچا کیا بلکہ یہ کہ تم نیچے تھے اور پہاڑ تمہارے اوپر اٹھا ہوا تھا......اس آیت کے یہ معنی کرنا کہ بنی اسرائیل کے سروپ پر پہاڑ کو لا کر معلق کر دیا گیا تھا کہ اگر تم ان احکام کو نہ مانو گے تو ابھی پہاڑ تمہارے سروں پر آ پڑے گا قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے، لا اکراہ فی الدین جب انسان کو حکم ہے کہ دین میں جبر نہ کرے تو خود خدا کا جبر کرنا کیا معنی (تفسیر بیان القرآن، جلد اوّل، ص ۴۷)

(۲)　　سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۹ کے تحت محمد علی لاہوری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ طیر سے استعارہ کے طور پر مراد وہ لوگ ہیں جو زمین اور زمینی چیزوں سے اوپر اٹھ کر خدا کی طرف پرواز کر سکیں اور یہ بات آسانی سے سمجھ آ سکتی ہے کہ کس طرح نبی کے نفخ سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ زمینی خیالات کو ترک کر کے عالم روحانیت میں پرواز کر سکے......وابرئ الاکمہ والابرص کا معنی یہ ہے کہ روحانی بیماریوں کا ذکر ہے، جسمانی بیماریاں مراد نہیں ہیں......واُحی الموتی کا معنی یہ ہے کہ روحانی طور پر لوگ زندہ ہوتے تھے۔ وانبّئکم بما تاکلون وبما تدخرون فی بیوتکم کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کو بتاتے تھے کہ وہ کیا چیز کھائیں اور کیا ذخیرہ کریں گویا حلال وحرام کے متعلق بھی کچھ احکام دیتے تھے۔ (ملخص از بیان القرآن، جلد اول، ص ۲۱۵ تا ۲۲۱)

(۳)　　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار کرتے ہوئے محمد علی لاہوری نے رفع سے روحانی رفع مراد لیا ہے (بیان القرآن، جلد اول، ص ۲۲۶)

اور وما صلبوہ کا معنی یہ کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی تو دی گئی مگر انہیں سولی پر موت نہ آئی (بیان القرآن، جلد اول، ص ۳۹۳)

(۴)　　سورت مریم آیت ۲۹ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کی گود میں کی گئی گفتگو کا ذکر ہے۔ محمد علی لاہوری اس کے متعلق لکھتا ہے ’’انہوں نے (یعنی یہود نے) جواب میں کہا کہ ہم کل بچہ سے کیا بات کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے اس لیے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں اس کے سوا من کان فی المہد صبیا کے کچھ معنی نہیں بنتے‘‘ (بیان القرآن، جلد دوم، ص ۸۵۸)

اس طرح محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کلام فی المہد کی نفی کر رہا ہے۔

(۵)　　سورۃ الانبیاء آیت ۶۹، کے تحت محمد علی لاہوری ضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے کا انکار کرتا ہے اور لکھتا ہے ’’الصافات ۹۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ابھی ارادہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے نجات دے دی‘‘ (بیان القرآن، جلد دوم، ص ۹۰۷)

(۶)　　آیت کریمہ وسخّرنا مع داؤد الجبال یسبّحن والطیر (الانبیاء ۷۹)

کے تحت محمد علی لاہوری لکھتا ہے ’’میرے نزدیک زرہوں اور پرندوں کے تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے پہاڑوں کا مسخر ہونا اور تسبیح کرنا اس معنی میں ہے کہ وہاں پر حضرت داؤد کی حکومت قائم ہوگئی اور ان کی تسبیح سے مراد ان پہاڑی قوموں کا تسبیح کرنا ہے جو ظاہری اور باطنی دونوں رنگوں میں حضرت داؤد کے ساتھ ہوں گئیں‘‘ (بیان القرآن، جلد دوم، ص ۹۰۹)

اس طرح محمد علی لاہوری نے تسبیح جبال کے معجزہ کا انکار کیا ہے۔

(۷) آیت کریمہ ''ولسلیمٰن الریح عاصفۃ تجری بامرہ الی الارض التی بٰرکنا فیہا (الانبیاء، ۸۱)

کے تحت محمد علی لاہوری نے لکھا ہے'' ہوا کا حضرت سلیمان کے لیے مسخر ہونا یہی ہے کہ آپ کے کام میں معاون تھی جس طرح پر ہوا سے مدد ملا کرتی ہے اور غالباً تجری بامرہ میں اس ہوا کے کشتیاں چلانے کی طرف اشارہ ہے یا خود کشتیوں کا چلنا ہی مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہوائے موافق یا بادبانوں وغیرہ کے استعمال سے جہاز دور دور کا سامان لے کر ملک شام میں جوارض مبارک ہے آتے تھے۔(بیان القرآن، جلد دوم، ص ۹۱۰)

اس سے پہلے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اپنے درباریوں اور ساز وسامان سمیت ہوا میں پرواز کرنے کو لغو قرار دے چکا ہے۔

(۸) ومن الشیٰطین من یغوصون لہ (الانبیاء، ۸۲) کا مطلب یہ تحریر کیا ہے'' شیطان ہر سرکش کو کہتے ہیں جن ہو یا انسان اور یہاں سرکش انسان ہی مراد ہیں جیسا کہ ان کے غوطہ زنی کرنے اور دوسرے کام کرنے سے ظاہر ہے'' (بیان القرآن، جلد دوم، ص ۹۱۰)

اس طرح محمد علی لاہوری نے جنات وشیاطین کے حضرت سلیمان کے تابع ہونے سے انکار کیا ہے جیسا کہ اگلے پیراگراف میں لکھا ہے'' ان کاری گروں کو شیاطین اس لیے کہا کہ وہ سرکش قوموں میں سے تھے جنہیں سلیمان نے فتح کر کے مغوب کیا تھا اور بعض کو ان میں سے قید کر کے کام لیا جاتا تھا''

(۹) سورۃ النمل آیات ۲۰ تا ۲۲ میں ہدہد نام پرندے کا ذکر ہے۔ مولوی محمد علی اس سے ہدہد نامی انسان مراد لیتا ہے تا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام معجزہ تسلیم نہ کرنا پڑے (بیان القرآن، جلد دوم)

(۱۰) سورۃ ص آیات ۱۷ تا ۲۰ کے تحت محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ جبال اور الطیر سے مراد انسان ہیں اور ممکن ہے کہ ایک طرف لفظ جبال میں بڑے بڑے طاقتور انسانوں کی طرف اشارہ ہو اور دوسری طرف الطیر میں اعلیٰ درجہ کے روحانی انسانی کی طرف (بیان القرآن، جلد سوم، ص ۱۱۶۸)

(۱۱) والشیٰطین کل بنّاء وغواص وآخرین مقرّ بین فی الاصفاد (سورۃ ص، ۳۷، ۳۸) کے تحت محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ معماری کا کام کرنے والے اور غوطہ زن انسان ہی ہو سکتے ہیں (جنات نہیں) (بیان القرآن، جلد سوم، ۱۱۷۳)

(۱۲) الدخان آیت ۲۴، کے تحت لکھا ہے کہ اس آیت سے مراد سمندر کا مدوجزر ہے جب سمندر پیچھے ہٹا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سمیت گزر گئے اور جب فرعون اپنے لشکر سمیت گزرنے لگا تو سمندر آگے بڑھ آیا اور وہ سب غرق ہو گئے (تفسیر بیان القرآن، جلد سوم، ۱۲۴۷) نوٹ: فرعونیوں کی سمندر میں غرقابی کے متعلقہ جتنی آیات ہیں، سب مقامات پر محمد علی لاہوری نے سمندر کا مدوجزر ہی مراد لیا ہے۔

نمونہ کے طور پر چند حوالہ جات لکھے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ باطنیہ کی طرح محمد علی لاہوری نے بھی تاویلات بعیدہ سے کام لیا ہے، جن سے نصوص صریحہ کا مفہوم انبیاء کرام کی عظمت اور معجزات کا شکوہ بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

چوتھی وجہ: عیسیٰ علیہ السلام کی ولدیت تجویز کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں۔ وہ باپ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محض قدرت سے حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہ ہونے پر امّت مسلمہ کا اتفاق ہے لیکن محمد علی لاہوری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اسلامی عقائد میں داخل نہیں، عیسائیت کا اصول ہے......اگر کوئی شخص قرآن کریم کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا تسلیم کیا گیا ہے تو وہ ایسا مانے میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی سے نہیں نکلتا......حضرت عیسیٰ کو باپ والا یا بن باپ ماننے سے ہمارے دینی اعتقادات یا ہمارے عمل پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیا الفاظ لم یمسسنی بشر سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے۔ لم یمسسنی میں گزشتہ کا ذکر ہے کہ مجھے بشر نے نہیں چھوڑا؟ اس میں آئندہ کا کوئی ذکر نہیں لیکن کہا جائے گا کہ کہ ہر ایک عورت جانتی ہے کہ بیٹا خاوند سے ہوتا ہے مریم کو یہ کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ یہ اس لیے کہ حضرت مریم ہیکل میں رہتی تھیں اور انہیں ابھی علم نہ تھا کہ ان کا نکاح ہونے والا ہے۔ (تفسیر بیان القرآن، جلد اول، ص ۲۱۳، زیر آیت آل عمران آیت ۴۷)

اس کے بعد محمد علی لاہوری نے انجیل متی کے حوالہ سے جو سراسر محرف ہے حضرت مریم کا یوسف نجار سے نکاح ثابت کیا ہے اور ان کی اولاد بھی تحریر کی ہے۔ یہی بات اس نے سورۃ مریم آیت ۲۷ کے تحت دہرائی ہے۔

پانچویں وجہ: قیامت اور اس کے متعلقات کا انکار

محمد علی لاہوری فرقہ باطنیہ کی طرح قیامت، حشر اجساد، اعمال نامہ وغیرہ کی وہ تعبیرات لکھتا ہے جن سے دین اسلام کی اصل روح اور قیامت اور اس کے متعلقات پر ایمان لانے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ذیل میں چند تعبیرات ملاحظہ فرمائیں۔

حشر اجساد کے متعلق عقیدہ

قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روح وہی جسم حاصل کرے گا جو وہ موت کے وقت پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ (دین اسلام اردو، ص ۲۷۵، عربی ایڈیشن، ۲۲۱)

اعمال نامہ کے متعلق عقیدہ

اس زندگی میں ہی انسان کے اندر ایک باطنی وجود تیار کیا جاتا ہے یہی باطنی وجود درحقیقت اعمال نامہ ہے یہ ایک کتاب ہے جس میں ہر عمل کا نتیجہ ثبت ہے...... بالفاظ دیگر انسان کے اعمال کے نتائج یا اثرات قیامت کے دن اس قدر بدیہی ہو جائیں گے کہ کسی بیرونی محاسبہ کی حاجت نہیں رہے گی ہر انسان اپنی کتاب آپ ہی پڑھ لے یعنی اپنے تمام اعمال وافعال کو ان نقوش میں دیکھ سکے گا جو اس پر ثبت ہوتے رہے اور وہ اپنا حساب آپ ہی لے لے گا کیونکہ اس کے باطنی نفس میں سب اعداد وشمار پہلے ہی موجود ہیں۔ (دین اسلام اردو، ص ۲۸۱، عربی ایڈیشن، ص ۲۲۵)

اعمال کی کتاب کے متعلق جو مختلف بیانات قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ دراصل اس سے مراد برے بھلے اعمال کا نتیجہ یا اثر ہے جو انسان کی روحانی ترقی یا تنزل کا باعث بنتا ہے اور یہ کہ لکھنے کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان جو نیک یا برا کام کرتا ہے اس کا نقش اس پر ثبت ہو جاتا ہے یہ ایسا نقش ہے کہ کوئی انسانی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی لیکن

کوئی روشن خیال مفکر اس کے وجود کے متعلق شبہ نہیں کر سکتا۔(دین اسلام اردو، ص۲۸۲، عربی ایڈیشن، ص۲۲۵)

اعمال نامہ سے قلم اور سیاہی سے لکھا ہوا، اچھے برے اعمال کا مجموعہ مراد لینا غلط ہے۔(الدین الاسلام، ص۲۲۴)

قیامت کے متعلق عقیدہ

قیامت کے اس تخیل کے مطابق کہ یہ ایک اعلیٰ زندگی کا پیدا ہونا ہے قرآن مجید نیکوں کے لیے اس زندگی میں ایک لامتناہی ترقی بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ مسلسل اعلیٰ سے اعلیٰ منازل پر فائز ہوتے رہیں گے (دین اسلام، ۲۹۵)

دوزخ سے متعلق عقائد

(۱)　پس یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دوزخ گنہگاروں کے لیے ایک عارضی جگہ ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم (دین اسلام اردو، ص۳۰۲، عربی ایڈیشن ص۲۴۱)

(۲)　دوزخ کیا ہے؟ خدا کی حضوری سے روکے جانا...... حاصل کلام یہ کہ بہشت لقاء اللہ یا خدا سے ملنے کا مقام ہے اور بہشت کی زندگی تمام مادی اور جسمانی تصورات سے بالاتر ہے (دین اسلام اردو، ص۲۹۵، عربی ایڈیشن)

جنت کے متعلق عقیدہ

جنت کی کیفیت عموماً یوں بیان کی گئی ہے کہ یہ باغات ہیں جن کے اندر نہریں بہتی ہیں اور اس کے حسب حال نیکوکاروں کی جواب میں داخل ہوتے ہیں کیفیت عموماً یوں بیان کی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے جنھوں نے نیک عمل کیے ان پر دو کیفیات کو اگر اس حقیقت کی روشنی میں پڑھا جائے جو پہلے بیان کی جا چکی ہے یعنی اس زندگی کی روحانیات دوسری زندگی میں مجسم ہو جائیں گی تو ان سے ظاہر ہو سکا کہ وہ ایمان جو روحانی زندگی کا پانی ہے نہروں میں منتقل ہو جائے گا اور وہ اعمال صالحہ جو ایمان سے پیدا ہوتے ہیں وہ بیج ہیں جس سے دوسری دنیا کے درخت پیدا ہوتے ہیں۔(دین اسلام اردو، ص۲۸۵) عربی ایڈیشن ص۲۲۷)

بہشت اور دوزخ دو جگہیں ہونے کی بجائے زیادہ تر دو حالتوں کا نام ہے (دین اسلام اردو، ص۲۸۷، عربی ایڈیشن ۲۲۹)

اگر حور کو محض بہشت کی ایک نعمت تصور کیا جائے اور اس دنیا کی عورتیں نہ سمجھا جائے تو یہ مردوں کے لیے ایسی ہی نعمت ہے جیسی عورتوں کے لیے جس طرح باغات، نہریں، دودھ، شہد، پھل اور دوسری بے شمار بہشت کی چیزیں مرد اور عورت دونوں کے لیے ہیں اسی طرح حوریں بھی دونوں کے لیے ہیں یہ کیا نعمتیں ہیں اس کے متعلق کسی کو علم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بہشت کی جو تصویر قرآن مجید نے کھینچی ہے وہ سرتاسر اس خیال کو رد کرتی ہے کہ اس میں کسی جنسی تعلق کا شائبہ پایا جاتا ہے۔(دین اسلام اردو، ص۲۹۱، عربی ایڈیشن، ص۲۳۳)

صورت حال یہ ہے کہ قیامت اور اس کے تمام متعلقات کی خود ساختہ تشریح کی جارہی ہے اور تشریح بھی ایسی جس سے فکر آخرت کی اہمیت ہی ختم ہو جاتی ہے حالانکہ عقائد کی تمام کتابوں میں مذکورہ امور کا برحق ہونا لکھا ہے مثلاً

(۱)　فالایمان بالحشر من ضروریات الدین وانکارہ کفر (شرح فقہ اکبر، ص۱۴)

(۲)　البعث بعد الموت والحساب والمیز ان والجنۃ والنار حق کلہ (شرح فقہ اکبر، ص۱۵)

(۳)　ونؤمن بالبعث و جزاء الاعمال یوم القیامۃ والعرض والحساب وقراءۃ الکتاب والثواب والعقاب والصراط والمیز ان (شرح عقیدۃ الطحاویہ لابن ابی العز الحنفی، ص۴۵۶)

مرزا قادیانی کے عقیدہ کی پیروی

محمد علی لاہوری نے الدین الاسلامی میں قیامت کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے پیر و مرشد مرزا قادیانی کی پیروی میں تحریر کیا ہے مرزا قادیانی قیامت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے

''ہم لوگ ایسی بہشت کے قائل نہیں کہ صرف جسمانی طور پر ایک زمین پر درخت لگائے گئے ہوں اور نہ ایسی دوزخ کے ہم قائل ہیں جس میں درحقیقت گندھک کے پتھر ہیں بلکہ اسلامی عقیدہ کے موافق بہشت دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے (اسلامی اصول کی فلاسفی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۴۱۳، ۴۱۴)

چھٹی وجہ: تقدیر پر ایمان لانے کا انکار

تقدیر پر ایمان لانا مسلمان ہونے کے لیے شرط ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''لا یؤمن عبداً حتی یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحتی ویعلم ان ما اصابہ لم یکن لیخطئہ وان ما اخطاہ لم یکن لیصیبہ اخرجہ الترمذی (جامع الاصول من احادیث الرسول، لابن اثیر جزری جلد ۱۰، ص ۵۱۱)

عن عبادۃ بن الصامت قال لابنہ عند الموت یا بنی انک لن تجد طعم حقیقۃ الایمان حتی تعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک (وفیہ) انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللّٰہ القلم فقال لہ اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتاب ما کان وما ہو کائن الی الابد اخرجہ، ابوداؤد والترمذی، جامع الاصول ۱۰، ۵۱۲، ۵۱۳۔ ناشر مکتبہ السنۃ المحمدیہ سعودی عرب

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ تقدیر پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ ہر انسان کو صرف وہی نفع یا نقصان پہنچتا ہے جو اس کے مقدر میں ہو۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ

(۱)　تقدیر پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل اور آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا

(۲)　ازل سے ابد تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے بطور صفت کیفیت کے لکھ دیا ہے نہ کہ بطور حکم کہ انسان کا مجبور محض ہونا لازم آئے۔

محمد علی لاہوری عقیدہ تقدیر کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں سب سے پہلے جس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ قرآن مجید قدر یا تقدیر کا ذکر کرتا ہے مگر ان لفظوں کے معنی سرنوشت کے یا انسان کی نیکی بدی پہلے سے لکھے جانے کے نہیں ہیں پھر دوسری بات جو ثابت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جس قدر یا تقدیر کا ذکر قرآن مجید میں ذکر کرتا ہے وہ ایک عام چیز ہے وہ ایک قانون ہے جو تمام کائنات میں دائر وسائر ہے یہ ایک حد بندی ہے جس کے ماتحت تمام موجودات آگے اور آگے حرکت کر رہی ہیں اس لیے قدر یا تقدیر کا نیک وبد اعمال سے کچھ تعلق نہیں جو انسان کے لیے مخصوص ہیں۔

پھر تیسری بات جس کی وضاحت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو قرآن مجید میں اور نہ کسی ثقہ ترین حدیث میں قدر یا تقدیر پر ایمان کا ذکر آیا ہے اور چوتھی بات جو بیان کردی گئی ہے یہ ہے کہ قدر یا تقدیر کا خدا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم آخرت کی طرح بطور اصول دین کہیں ذکر نہیں کیا گیا۔ (دین اسلام اردو، ص ۳۳۴، عربی ایڈیشن، ص ۲۶۶)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ محمد علی لاہوری تقدیر پر ایمان رکھنے کو اصول دین میں شمار نہیں کرتا جو کہ کفر ہے۔

ساتویں وجہ: خدائی کی دعویٰ کرنے والے شخص کو مجدد اور محدث قرار دینا

مرزا قادیانی نے خدا اور خدا کی اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس پر درج ذیل حوالے موجود ہیں۔

انت منی بمنزلۃ اولادی (اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے (تذکرہ، ص۳۴۵، طبع چہارم)

اسمع ولدی (ترجمہ) اے میرے بیٹے سن (البشریٰ، جلد اوّل ص ۴۹۔ از منظور الٰہی)

رائیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ہو (ترجمہ) مرزا کہتا ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کمالات اسلام مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵، ص ۵۶۴)

مذکورہ عبارات میں مرزا قادیانی درج ذیل دعوے کیے ہیں

(۱)　خدا ہونے کا دعویٰ　　(۲)　خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

اور یہ دونوں دعوے کفر ہیں جیسا کہ ''البحر الرائق شرح کنز الدقائق'' میں ہے

فیکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخّر باسم من اسمائہٖ او بامر من او امرہ او انکر وعدہ او وعیدہ او جعل لہ شریکاً او ولداً او زوجۃ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص (البحر الرائق، جلد ۵، ص ۱۲۰۔ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

جب مذکورہ دعووں کی وجہ سے مرزا قادیانی کافر ہے تو اسے مسلمان، مجدّد اور محدث ماننے والے مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں؟

آٹھویں وجہ: انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی موافقت

مرزا قادیانی نے تمام انبیاء کرام کی سخت توہین کی ہے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)　میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں　　نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱، ص ۱۳۳)

(۲)　دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں ہو جاتا ہے۔

(ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن جلد ۳، ص ۴۳۹)

(۳)　خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲، ص ۵۰۲)

(۴)　میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۲ ص ۵۲۱)

(۵)　عیسائیوں نے بہت سے آپ کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۱ ص ۲۹۰)

(۶)　ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون

زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۱۲۱)

(۷)　یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۷۱، حاشیہ)

اس قسم کے بے شمار کفریات مرزا قادیانی کے ہیں جن سے لاہوری گروپ نے کبھی اظہار براءت نہیں کیا، اب دو صورتیں ہیں یا تو لاہوری جماعت توہین انبیاء کرام کو جائز سمجھتی ہے یا وہ توہین انبیاء کرام کے کفر ہونے کی قائل ہے تو مرزا قادیانی توہین انبیاء کرام کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسے شخص کی تکفیر ضروری ہے۔ پس انبیاء کرام کی توہین کرنے والے کو مجدد، ملہم من اللہ اور محدث سمجھنا بذات خود کفر ہے۔ خلاصہ یہ کہ لاہوری گروپ یا تو انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کو کفر نہیں سمجھتا یا پھر کفر سمجھتا ہے لیکن اس کے باوجود انبیاء کرام کی توہین کرنے والے شخص (مرزا قادیانی) کو اپنا مذہبی رہنما مانتا ہے یہ دونوں صورتیں کفر ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں یہ اصول لکھا ہے ''قال ابوحفص الکبیر کل من اراد بقلبہ بغض نبی کفر'' ابوحفص الکبیر کہتے ہیں ہر وہ شخص جو اپنے دل میں کسی نبی کا بغض رکھتا ہے کافر ہے (فتاویٰ عالمگیری، ۲/۳۲۳، مطبوعہ کوئٹہ)

نویں وجہ: ان کا کفر زندقہ کی صورت اختیار کر چکا ہے

زندقہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے ''دین اسلام کا ظاہری طور پر اقرار کرتے ہوئے اس کی ایسی تشریح کرنا جس سے اس کا معنی و مفہوم بدل جائے۔

علامہ سید انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: ''**ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف به و لم یذعن له لا ظاهراً ولا باطناً فهو کافر و ان اعترف بلسانه و قلبه علی الکفر فهو المنافق و ان اعترف به ظاهراً لکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة و التابعون و اجمعت علیه الامة فهو الزندیق کما اذا اعترف بان القرآن حق و ما فیه من ذکر الجنة و النار حق لکن المراد بالجنة الابتهاج الذی یحصل بسبب الملکات المحمودة و المراد بالنار هی الندامة التی تحصل بسبب الملکات المذمومة و لیس فی الخارج جنة و لا نار فهو زندیق.** (الکفار الملحدین، ص ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:　(کافروں کی کئی اقسام ہیں) ہر وہ شخص جو دین حق کا مخالف ہے ظاہری اور باطنی طور پر اعتراف نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ اور اگر زبان سے اعتراف کرتا ہے اور دل میں کفر ہے تو وہ منافق ہے۔ اور اگر وہ ظاہری طور پر اعتراف کرتا ہے لیکن دین سے جو امور واضح طور پر ثابت ہیں اور اس کی جو تفسیر صحابہ کرام اور تابعین نے کی ہے اور جس پر امت کا اجماع وہ شخص ان کے برعکس دین کی تشریح کرتا ہے تو وہ زندیق ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ قرآن مجید برحق ہے اس میں جنت دوزخ کا جو ذکر ہے وہ برحق ہے لیکن جنت سے مراد وہ خوشی ہے جو اچھے کام کر کے حاصل ہوتی ہے اور دوزخ سے مراد شرمندگی ہے جو برے کاموں کی وجہ سے ملتی ہے اور خارجی طور پر جنت دوزخ کا کوئی وجود نہیں ہے تو ایسا شخص زندیق ہے۔

مرازا قادیانی کا زندقہ

زندقہ کی مذکورہ تعریف مرزا قادیانی پر احسن طریقہ سے منطبق ہوتی ہے۔ وہ قرآم مجید پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے

لیکن اس میں ایسی تاویلیں کرتا ہے جن سے قرآن مجید کی اصل روح مسخ ہو جاتی ہے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) **و اذ اخذنا میثاقکم و رفعنا فوقکم الطور.** (البقرہ ۶۴)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ طور میں نشان کے طریق پر بڑے بڑے زلزلے آئے اور خدا نے طور کے پہاڑ کو یہود کے سروں پر اس طرح لرزا کر کے دکھلایا کہ گویا اب وہ ان کے سروں پر پڑتا ہے تب وہ اس ہیبت ناک نشان کو دیکھ کر ڈر گئے۔ (تفسیر مسیح موعود، ۱/۱۳۸)

(۲) **فقلنا لھم کونوا قردۃ خٰسئین.** (آیت ۶۶) خدا تعالیٰ نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا کہ وہ بندر بن گئے اور سور بن گئے سو یہ بات تو نہیں تھی کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر ہو گئے تھے بلکہ اصل حقیقت یہی تھی کہ بندروں اور سوری کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے۔ (تفسیر مسیح موعود، ۱/۵۳۹)

(۳) محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت باطل بھی ہے...... کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین کے یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہیں۔ (ازالہ اوہام مندرجہ روحانی خزائن، جلد۳، ص ۶۷)

(۴) دجال معہود سے مراد عیسائی واعظ ہیں۔ (روحانی خزائن، جلد۳، ص ۴۸۹)

(۵) **و اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم.** (سورہ النمل ۸۳) میں دابۃ الارض سے مراد گروہ متکلمین ہے جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔ (روحانی خزائن، جلد۳، ص ۳۷۰)

(۶) سورۃ آل عمران کے تحت مرزا قادیانی لکھا ہے: ”واحی الموتی...... اصل میں...... احیاء موتی پر ہمارا ایمان نہیں ہے...... نہ احیائے موتی سے یہ مطلب ہے کہ حقیقی مردہ کا احیاء کیا گیا...... احیائے موتی کے یہ معنیٰ ہیں کہ روحانی زندگی عطا کی جاوے، (۲) یہ کہ بذریعہ دعا ایسے انسان کو شفا دی جاوے کہ وہ گویا مردوں میں شمار ہو چکا ہو جیسا کہ عام بول چال میں کہا جاتا ہے کہ فلاں تو مر کر جیا۔ (تفسیر مسیح موعود، جلد۲، ص ۵۲)

مرزا قادیانی کی خود ساختہ تفسیر کے بے شمار نمونے موجود ہیں جو کہ اختصار کے پیش نظر ہم نہیں لکھ سکتے۔ مذکورہ چھ نمونوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ تفسیر اور ایمان بالقرآن ہے یا زندقہ ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری کا زندقہ:

محمد علی لاہوری، مرزا غلام احمد قادیانی کا شاگرد اور مرید خاص تھا اس نے بھی اپنے شیخ (مرزا قادیانی) کی پیروی میں جی بھر کر زندقہ کا ارتکاب کیا ہے مثلاً

(۱) ورفعنا فوقکم الطّور کی تشریح یہ کی بنی اسرائیل پہاڑ کے دامن میں کھڑے تھے اور پہاڑ ان کے سروں سے بلند تھا (بیان القرآن، ۱/۴۷)

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی تشریح اس طرح لکھی ہے کہ احیائے موتی سے مراد روحانی احیاء ہے، طیر سے مراد وہ لوگ ہیں جو روحانی پرواز کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ الاکمہ والابرص سے جسمانی مرض مراد نہیں بلکہ روحانی امراض مراد ہیں۔

وانبئکم بما تاکلون و بما تدخرون فی بیوتکم کا مطلب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام انہیں حلال وحرام کی تعلیم دیتے تھے۔ (ملخص از بیان القرآن، ۲۱۵/۱ تا ۲۲۱)

(۳)　حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ ہونے کا قائل ہے۔ (بیان القرآن، جلد اوّل، ص ۲۱۳)

(۴)　سورۃ النمل میں ہدہد نام پرندہ کا ذکر ہے محمد علی لاہوری اس سے انسان مراد لیتا ہے۔ (بیان القرآن، ۱۰۲۰/۲)

(۵)　حشر اجساد کا منکر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ جسم جواب ملے ہوئے ہیں ان کے زندہ ہونے کا قرآم میں کوئی ذکر نہیں۔ (الدین الاسلامی، ص ۲۲۱)

(۶)　وہ ایک طرف مدعی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں دوسری طرف مرزا قادیانی کے واضح الفاظ میں کیے گئے دعوی نبوت کی تاویلیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نبوت سے مراد محدثیت ہے۔

(۷)　وہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے اوران کی جگہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود قرار دیتا ہے۔

مذکورہ تمام امور کے تفصیلی حوالے گزر چکے ہیں انہیں دہرانا تحصیل حاصل ہے۔

☆......☆......☆

امیر عبدالقادر الجزائریؒ

تصنیف: جان ڈبلیو کائزر　　**پیش لفظ:** مولانا زاہد الراشدی

الجزائر کے عظیم مجاہد آزادی کی داستان حیات

o جو سترہ سال تک (۱۸۳۲ء تا ۱۸۴۸ء) الجزائر پر فرانس کے قبضے کی راہ میں سدِ سکندری بنا رہا،
o جس نے فرانسیسی فوج کے وحشیانہ مظالم کے جواب میں دشمن کے جنگی قیدیوں کے ساتھ احسان کا برتاؤ کر کے اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کا ایک زندہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا،
o جس کی غیر معمولی شخصیت اور کردار کی عظمت سے مسحور ہو کر فرانس کے شہریوں نے فرانس کے صدارتی انتخاب میں اسے اپنا امیدوار نامزد کر دیا،
o جس نے ۱۸۶۰ء میں دمشق کے مسلم مسیحی فسادات میں اپنے جاں نثار ساتھیوں کے ساتھ بے گناہ مسیحیوں کے تحفظ کے لیے جان پر کھیل کر وہ کردار ادا کیا کہ مغربی دنیا بھی اسے ایک ہیرو کا درجہ دینے پر مجبور ہو گئی۔

اسلام کے اعلیٰ وارفع تصور جہاد کی جیتی جاگتی تصویر
بلند کرداری اور صبر آزما جدوجہد کی ایک دلچسپ اور حیران کن داستان

[صفحات: ۴۵۶ ۔ قیمت (بشمول رجسٹرڈ ڈاک خرچ) ۲۷۵ روپے]

مکتبہ امام اہل سنت، جامع مسجد شیرانوالہ باغ، گوجرانوالہ (0334-4458256 / 0306-6426001)